علم کی تقسیم اور اس تقسیم کی تباہ کاریاں

از قاری محمد حنیف ڈار، خطیب جامع مسجد پاکستان سینٹر، ابوظہبی
دسمبر 1, 2013ء

اللہ پاک نے جب انسان کو پیدا فرمانے کا اعلان فرمایا تو فرشتوں نے عرض کیا کہ مالک کیا ہم سے عبادت میں کوئی کوتاہی ہو گئی جو نئی تخلیق کی ضرورت پڑی، ہم صبح شام آپکی تسبیح و تحمید کر تو رہے ہیں، ارشاد باری تعالی ہوا کہ میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے، انسان جب بن گیا تو وقت آیا کہ فرشتوں کو ان کے سوال کا عملی جواب بھی دیا جائے کہ نئی مخلوق میں کچھ ایسے فنکشن ہیں جو سابقہ مخلوقات میں نہیں تھے، تخلیق کا یہ نیا شاہکار اپنے اندر پوری کائنات رکھتا تھا، زمین پر خلیفہ چاہئے تو اُسے زمین پر قابو پانے والا اور قبضہ جمانے والی صلاحیتوں سے مالا مال ہونا چاہئے تھا، علم الاسماء کی کلاس لگی اور فزکس کیمسٹری سب کو ہی پڑھائی گئی مگر، فرشتوں کے تو وہ سر سے ہی گزر گئی اللہ پاک نے فرشتوں سے سوال کیا کہ جو چیزیں اور نام آپ کو پڑھائے گئے تھے ذرا سنا دیجئے، فرشتوں نے سبحان اللہ و بحمدہ سنایا اور کہا کہ ہمیں تو سوائے اس کے جو آپ نے پہلے پڑھایا تھا اور کچھ یاد نہیں- اس پر خالق نے آدم علیہ السلام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے آدم ذرا سنا دے ان چیزوں کے نام اور ان کے خواص ان فرشتوں کو، اور آدم علیہ السلام نے سارے فارمولے اور ساری ویلینسیاں سنا دیں، بیس اور ایسڈ بھی بتا دیا، اب اللہ پاک نے فخریہ انداز میں فرشتوں سے خطاب فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا ناں کہ جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے؟ حضرات جو علم اللہ پاک نے سب سے پہلے آدم علیہ السلام کو سکھایا تھا وہ وہی مظلوم علم ہے جسے آج کل علماء یہودی علم، کافر علم، دنیاوی علم کہتے اور طرح طرح سے اس کی اہانت اور مخالفت کرتے ہیں، حالانکہ یہ اس دوسرے علم سے پہلے سکھایا گیا جس پر ہمارے علماء بڑا ناز کرتے ہیں اور اسے مقدس علم کہتے ہیں، اور اسی علم الاسماء کی وجہ سے آدم علیہ السلام نے فرشتوں پر اپنی فوقیت ثابت کی تھی، فرشتوں اور آدم علیہ السلام کے درمیان مقابلہ دعائے قنوت سنانے یا چھ کلمے سنانے کا نہیں ہوا تھا، نہ غسل اور وضو کے فرض پوچھے گئے تھے اور نہ نماز کے ارکان و شرائط!

علم کی دوسری قسم وہ تھی، جسے حلال و حرام کا علم کہتے ہیں جسے شریعت کہتے ہیں، اور یہ مقابلہ اب آدم علیہ السلام اور شیطان کے درمیان تھا، اور ستم ظریفی دیکھئے کہ سائنسدان آدم علیہ السلام شریعت کے پرچے میں چاروں شانے چت ہو گئے، گویا جس علم میں آدم جیت گئے وہ ہو گیا منحوس (ہمارے علماء کے نزدیک) اور جس میں ہار گئے آج تک اس کا نتیجہ بدلنے کی سعی کر رہے ہیں ہم لوگ! اللہ پاک نے واضح کر دیا کہ آدم آپ سائنس کے زور پر علم الاسماء کے زور پر زمین پر قبضہ تو کر سکتے ہو، مگر اس زمین کو عدل و انصاف سے چلانے کے لئے ایک اور علم کی ضرورت ہے، جسے علم الہدی کہتے ہیں اور ڈاؤن لوڈ کرنا پڑے گا آپ کو (عربی میں ڈاؤن لوڈ کے خانے میں تنزیل لکھا ہوتا ہے) اب اس شیطان کے مقابلے کے لئے ہر زمانے میں آپ کو ہدایات بھیجی جاتی رہیں گی اور اگر آپ ان اپ ڈیٹس کو انسٹالٹ کرتے رہے تو تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون!

ان دونوں علوم کو ابن خلدون نے کچھ یوں تقسیم کیا ہے کہ " علم کی دو قسمیں ہیں جو دونوں مل کر ہی العلم کہلاتی ہیں، ان میں سے ایک قسم لولا لنگڑا علم ہو گا، العلم نہیں ہو گا، جس طرح انسان جسم اور روح کے مجموعے کا نام ہے، ان میں سے ایک بھی رخصت ہو جائے تو لامحالہ دوسرا اپنی اہمیت کھو دیتا ہے، العلمُ علمان، علم الابدان و علمُ الادیان، العلم دو علم ہیں دی نالج آف فزیکل سائنسیز اینڈ دی نالج آف نارمیٹو سائنسیز!! دونوں علوم اللہ کے تعلیم کردہ اور مقدس ہیں ایک انسان کے اندر رکھ دیا ہے، جو اس پہ محنت کرتا ہے، بلا تفریق دین و ملت وہ اس میں مہارت حاصل کرتا ہے، کیونکہ وہ چاہے کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو وہ بیٹا آدم علیہ السلام کا ہی ہے اور اس مٹی کا حصہ ہے جس میں علم الاسماء ودیعت کیا گیا تھا، اس علم کے نتائج کو اچھائی اور برائی دونوں کے لئے برابر استعمال کیا جا سکتا ہے، جس طرح اللہ کی تخلیق کردہ دیکھنے، سننے، بولنے اور سوچنے، پلاننگ کرنے اور عمل کرنے کی صلاحیتوں کو منفی یا مثبت انداز میں استعمال کیا جا سکتا ہے، اگر اللہ ان صلاحیتوں کو پیدا کر کے ان کے منفی استعمال کا الزام اپنے سر نہیں لیتا، اسی طرح سائنسی ایجادات کے منفی استعمال کی بنیاد پر سائنسی علوم کے تقدس کو ختم نہیں کیا جا سکتا، جن لائٹوں سے روم کے جوا خانے اور کسینو دمک رہے ہیں، اسی کمپنی کی لائٹوں سے مکی حرم اور مدنی حرم جگ مگ کر رہے ہیں، جس ساؤنڈ سسٹم سے جاز اور ڈسکو چل رہے ہیں اسی ساؤنڈ سسٹم سے حرمین کی نمازیں اور تراویح کی روح پرور صدائیں ساری دنیا سنتی ہے!

جب بھی کوئی تقسیم جنم لیتی ہے چاہے وہ ملکوں میں ہو یا گھروں میں ہو یا علمی اصطلاحات میں ہو وہ ضرور اپنے سائڈ افیکٹس دکھاتی ہے، علم کی تقسیم کا منظر آپ دیکھ چکے، مگر اس کی بنیاد کس نے ڈالی وہ پہلا مجرم کون تھا؟ کیونکہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو ان دونوں علوم کو دینی علوم ہی کہتے ہیں، نبی کریمؐ نے جب مکے کے قیدیوں سے یہ معاہدہ کیا کہ ان میں سے پڑھے لکھے قیدی اگر ہمارے دس آدمیوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دیں تو ان سے فدیہ نہیں لیا جائے گا تو وہ کونسا علم تھا؟ جامعہ بنوریہ والا تو خود حضورؐ کے پاس تھا، کیا مکے کے مشرکوں نے مسلمان طالبِ علموں کو حدیث کی قسمیں اور اصطلاحات سکھانی تھی یا بغدادی قاعدہ پڑھانا تھا؟؟؟ وہ کون سا علم تھا جس سے مدینے والوں کے سینے منور کرنے کے لئے نبیؐ معاہدہ کر کے اپنی موجودگی کے باوجود کافروں سے وہ علم اپنی امت کو سکھانا چاہتے تھے؟؟ وہ علم جو نبی سکھانے کا معاہدہ کریں ناپاک کیسے ہو گیا؟ اگر مکے کا مشرک پڑھائے تو نبیؐ کو قبول، مگر مسٹر جارج پڑھائے تو مفتی ایکس وائی زیڈ کو نامنظور؟ الغرض اللہ کو بھی علم الاسماء پر کوئی اعتراض نہیں اور نبیؐ پاک نے اپنے عمل سے بتا دیا کہ اگر علم الاسماء کافر بھی پڑھائے تو نبیؐ کو کوئی اعتراض نہیں بلکہ انعام میں کافر کو کفر کے باوجود بری بھی کیا جاتا ہے۔

اسلامی تاریخ میں پہلی بار جس شخص نے علومِ شرعی کی اصطلاح استعمال کی وہ کوئی عالم و مفکر نہ تھا، اس کی شہرت کتابیات کے مرتب کے حوالے سے ہے۔ ابو عبداللہ محمد بن احمد بن یوسف الکاتب الخوارزمی نے 'مفاتیح العلوم' کے نام سے کتابوں کی ایک فہرست مرتب کی تھی جسے اس نے سہولت کی خاطر دو حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ پہلا حصہ العلوم الشرعیہ پر مشتمل تھا اور دوسرے حصے کی تخصیص علوم العجم کے نام سے کی گئی تھی۔ کسے معلوم تھا کہ ایک کاتب اور فہرست ساز کی اس تقسیم کو آگے چل کر اتنا اعتبار مل جائے گا کہ غزالی جیسا حجۃ الاسلام اور نابغہ روزگار شخص بھی علم کو علوم شرعیہ اور علوم غیر شرعیہ کے خانوں میں منقسم دیکھے گا۔ اور پھر یہ التباس فکری ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مسلم ذہن کا حصہ بن جائے گا۔ گویا علم کو دو اصطلاحات میں

بانٹنے کی جو غلطی ایک عام سے شخص نے کی تھی اسے نہ صرف اپنا کر بلکہ اس کو مزید ڈیفائن کر کے حجۃ الاسلام امام غزالی نے اسے اپنی علمی شخصیت کا وزن بھی دے دیا، جس نے کہا ہے سچ کہا ہے کہ ماسٹرز آر مانسٹرز بڑے لوگ ہی وہ عفریت بنتے ہیں جو قوموں کے لئے عفریت بن جاتے ہیں، بڑے کی غلطی بھی بڑی ہوتی ہے، امام صاحب اگر چاہتے تو اس اصطلاح کو علوم العرب اور علوم العجم کی اصطلاح بھی دے سکتے تھے کیونکہ چیزیں اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہیں، شام کی ضد صبح ہے اور دن کی ضد رات ہے علوم العجم کی ضد علوم العرب تھی نہ کہ علوم الشرعیہ تھی، امام نے اس غلطی کو درست کرنے کی بجائے اس کا غلط آپریشن کیا اور خراب گردے کی بجائے ٹھیک گردہ نکال دیا، وہ شرعی کے بالمقابل غیر شرعی علوم کو لے آئے، یوں علم الاسماء غیر شرعی علم قرار پایا اور پھر یہ تقسیم مذہبی طبقے کا اوڑھنا بچھونا بن گئی، شرعی علوم میں چونکہ دنیا کی کمائی کم تھی لہذا اس کمی کو آخرت کے بارے میں اجر اور اجرت کے نام پر خوب بڑھاوہ دے کر پورا کیا گیا، پھر ہر مذہبی گھرانے کا بچہ یہ ذہن لے کر پیدا ہونا شروع ہو گیا، میں نے یہ مصیبت گھر میں بھگتی ہے، میرے دادا جان نے دادی جان کو دور سے ڈنڈا اچھینک کر مارا جو ان کے اوپر کے ہونٹ پر جا کر لگا اور ناک کے نیچے سے ہونٹ کٹ گیا، سرجری کا زمانہ نہ تھا ہونٹ خود ہی جیسا بھی جڑ سکا جڑ گیا اور وہ نقص جین میں ٹرانسفر ہو گیا، پھر ہم نے ان کے پوتوں اور پوتیوں کو یہ عیب لے کر پیدا ہوتے دیکھا، ٹھیک اسی جگہ ناک کے نیچے سے ہونٹ کٹا ہوا پیدا ہوتے، پھر ہولی فیملی اسپتال سے ان کی سرجری کرائی جاتی، گویا پہلا ہونٹ تو سبب سے کٹا تھا مگر بعد میں بلا سبب کٹے ہونٹ والے پیدا ہوتے رہے، اس کا نام ارتقاء ہے۔

اب یہ تقسیم پیدائشی بن چکی ہے کہ قرآن وحدیث کا علم دینی اور مذہبی اور مقدس علم ہے جبکہ اس کے علاوہ تمام علوم دنیاوی، غیر شرعی اور غیر مقدس ہیں ان علوم کی تحصیل میں راتوں کا جاگنا کوئی اجر و ثواب نہیں رکھتا، اور ان میں مغز کھپانا کوئی عظمت نہیں رکھتا، یہ کانسپٹ بلا دلیل ہے، مذہبی طبقے کی ہٹ دھرمی ہے، اس کے سوا کچھ نہیں۔ قرآن وحدیث اس معاملے میں ان کی حمایت نہیں کرتے وہ علم الاسماء اور علم الہدی کو برابر کا مقام دیتے ہیں بلکہ سورہ الکہف میں اللہ پاک نے ذوالقرنین کے واقعے میں زمین پر تمکن یعنی قبضہ اور اللہ کی طرف سے فراہم کردہ اسباب کے استعمال پر بار بار ذوالقرنین کی تعریف کی ہے اور اسباب کو استعمال کر کے سدِ سکندری کی تعمیر کو دفع فساد کے لئے موثر قرار دیا ہے، اور بار بار ثمہ اتبع سبباً پھر اس نے اسباب کو استعمال کیا اور مغرب تک جا پہنچا، پھر اسباب کو استعمال کیا اور مشرق تک جا پہنچا، یہ ساری بحث اللہ نے اسباب کے حصول اور اس کے استعمال کو تقدس عطا فرمانے کے لئے کیا، مگر ہر جمعے کو سورہ الکہف کا ورد کرنے والے کبھی اس پر غور نہیں کریں گے۔ اصطلاح کی دہشتگردی کا یہ پہلا نمونہ تھا کہ بلا سوچے سمجھے کوئی اصطلاح استعمال کر لینا کس طرح قوموں اور امتوں کی ذہنی موت کا سبب بن جاتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے کیڑے مار دوا کا کھا لینا بندہ مار دیتا ہے۔

ستم در ستم یہ ہوا کہ جب شرعی علوم کی تقسیم کی گئی تو اب ایک نئی اصطلاح ایجاد کی گئی جو نہ تو قرآن میں تھی نہ حدیث میں تھی اور نہ ہی صحابہ کے دور میں تھی، فقہا نے جب علم مرتب کرنا شروع کیا تو رسوم کو ایک نام دیا عبادات، باقی کی تقسیم معاشرت، معاملات، آداب وغیرہ کی اصطلاحات سے کی، یوں عبادات کے ٹائٹل سے چند ظاہری رسوم کو محدود کر دیا، اگر آپ ان کو ادا کر دیتے ہیں تو آپ نے بندگی کر دی اور وہ غایتِ تخلیق پوری کر دی

جس کے لئے اللہ پاک نے انسان کو تخلیق فرمایا تھا، وما خلقت ُالجن والانس الا لیعبدون، یوں ایک بے رحم آپریشن کے ذریعے عبادت اور معاملات کو جڑواں بچوں کو الگ کرنے کے آپریشن کی طرح الگ کر دیا گیا، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان کردار سے تہی دست ہو گیا، پانچ وقتہ نمازی سات وقتہ رشوت خور بن گیا، کیونکہ وہ مسجد میں بندگی ادا کر کے بندہ بن آیا ہے، ڈیوٹی ادا کر آیا ہے، اب بازار، دکان، کھیت، عدالت، دفتر اور گھر اس کی ایکسٹرا کریکلم ایکٹیویٹیز کا میدان ہے جیسے چاہے گا کرے گا، اس فقہی تقسیم نے مسلمان کے اندر دو کٹ لگا دیں، جیسے سی این جی اور پیٹرول کی کٹ ہوتی ہے، جب دل کیا سی این جی کا بٹن دبا لیا اور جب چاہا پیٹرول پہ کر لیا، مسجد کا خدا خوف مسلمان جو شلوار اونچی کر لیتا ہے، ٹوپی نکال کے سر پہ رکھ لیتا ہے، ریح خارج ہو جائے تو صف چھوڑ کے نکل آتا ہے کیونکہ اس کا یقین ہے کہ پبلک کو بے شک پتہ نہ چلے اس کے رب کو پتہ چل گیا ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے، مگر یہی خدا خوف جب مسجد سے نکل کر کسی کا جوتا پہن لیتا ہے، یا کم تولتا اور کم ماپتا ہے، جھوٹ بولتا اور اس پر قسم کھا لیتا ہے، ملاوٹ کرتا ہے تو اسے ایک لمحے کے لئے بھی یہ یقین نہیں ہوتا کہ مسجد والے اتنے الرٹ خدا کو جسے رتی بھر ہوا کا پتہ چل گیا تھا، اس کے ان سارے کرتوتوں کا پتہ چل گیا ہے، وہ اسی وضو میں جا کر اگلی نماز پڑھ لیتا ہے، رتی بھر ہوا سے وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر دس لیٹر پانی دودھ میں ملا دو وضو نہیں ٹوٹتا، ایک متشرع شخص کو رشوت لیتے وقت بار بار اصرار سے یہ کہتے سنا اور گھڑی کی طرف بے قراری سے بار بار دیکھتے دیکھا ہے کہ جلدی کرو میری جماعت نکل جانی ہے، اور رشوت لے کر جلدی میں گنی بھی نہیں فوراً جیب میں ڈال لی ہے کہ جماعت نکل جائے گی اور یہ رشوت بھی بی اے کے امتحان میں انگلش کے پیپر پر زیادہ مارکس دینے کے بارے میں تھی! یہ ہے صرف ایک جھلک اصطلاحات کی تباہ کاری کی کہ جس نے بدروحوں پر مبنی ایک معاشرہ اٹھا کھڑا کیا ہے۔